از امام ولی اللہ دہلوی رح

انسان کی ایک امتیازی خصوصیت

انسان کی دوسری امتیازی خصوصیت اس کا سلیقہ یعنی حسن لطافت و زیبائش ہے چوپایہ شدّتِ بھوک اور پیاس اور گرمی و سردی سے بچنے کے لیے بقدرِ ضرورت و کفایت کھانے پینے اور سر چھپانے کی جگہ بنالیتا ہے اور شکم سیری کے لیے غلیظ گھاس پھوس اور گدلا پانی کھا پی لیتا ہے اور کسی درخت کی پناہ لینے یا کسی غار میں گھس جانے پر اکتفا کرتا ہے لیکن انسان اپنے مأکولات و مشروبات اور رہائش و مسکن میں صرف کفایت اور دفع ضرورت پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ وہ اس میں اپنے جمالیاتی ذوق کی تسکین اور لطف اندوز ہونے کا پورا پورا خیال رکھتے ہوئے لطافت و زیبائش کو بھی مدنظر رکھتا ہے اور سکونِ قلب و نظر حاصل کرتا ہے۔ (البدور البازغہ مترجم ۷۶)

از امام انقلاب مولانا علیہ اللہ سندھی رح

علماء اور سیاستدان

ہمارے علماء ہیں کہ ان کی نظریں محض پہلے سے لکھی ہوئی کتابوں میں پھنس کر رہ گئی ہیں وہ اپنے گردو پیش دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ اگر کبھی دیکھتے ہیں تو بس کتابی نظر، وہ زندگی سے کٹ چکے ہیں۔ اس لیے جن علوم کو وہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں ان علوم میں اس بنا پر نہ تو خود میں کوئی زندگی کی رمق باقی ہے اور نہ وہ علوم پڑھنے اور پڑھانے والوں میں زندگی کی حرارت و تڑپ پیدا کرتے ہیں ہمارے سیاست دان بڑی بڑی سکیمیں بناتے ہیں لیکن ان کی نظر خاص طبقوں سے آگے نہیں بڑھتی۔ وہ قوم اور وطن کا نام لیتے ہیں، مذہب اور کلچر پر زور دیتے ہیں لیکن ان کی قوم، وطن، مذہب اور کلچر کا تصور یا تو سرے سے موہوم ہے یا انکا اطلاق ایک خاص طبقے کے اغراض اور مصالح پر ہوتا ہے۔ (مولانا سندھی رح کے علوم و افکار صہ ۱۵۴)